‘Holy Prophet Muhammad Day’ commemorated in Lahore in 1908 only by Ahmadis and proof that Ahmadis were the first to hold it in India

It is reported in *Badr,* 30th April 1908 (p. 6), that an *Eid Milad-un-Nabi* function was held at Ahmadiyya Buildings, Lahore, on 14th April.

The function is *not* called *Eid Milad-un-Nabi* in this report but *Bara Wafat.* This was the term used by Muslims in India in those days, meaning "death on the 12th", referring to the death of the Holy Prophet Muhammad on this day, 12th *Rabi-ul-awwal.*

The report, entitled *Life of the Holy Prophet,* is translated below. Please note the quotation from the Muslim newspaper *Watan* given in this report, in which we have highlighted the first sentence.

> “A respected friend reports from Lahore that, on the previous day, a Tuesday, on the occasion of *Bara Wafat,* and for the benefit of the residents of Lahore, a grandly organised lecture was held at Ahmadiyya Buildings, where houses of our Khwaja [Kamal-ud-Din] sahib are located. The ground was very large and was decked with a marque and other necessities. It had been widely advertised in the city.
>
> The poem in praise of the Holy Prophet written by *Huzoor* [Hazrat Mirza Ghulam Ahmad] was read out by brothers Abdul Aziz, son of Mian Chiragh Din, and Ghulam Muhammad. Maulvi Sadr-ud-Din gave an explanation of the *Surah Fatiha* with great zeal and pure sincerity, and went over the events of the life of the Messenger of God, may peace and the blessing of Allah be upon him. Then brother Dr. Mirza Yaqub Baig spoke on the life of the Holy Prophet in a fine speech. The audience included Hindus, Muslims and members of the Brahmo Samaj. All the leading men of Lahore who could come were in attendance. The whole gathering listened patiently and attentively to the highly effective speeches of these young men, who were preaching using this new technique and method, and they went away expressing much praise.
>
> This meeting was also reported in other newspapers and was generally much liked. **Hence the newspaper *Watan* wrote:**
>
> > **“Just as there was great regret that there were no arrangements in Lahore for holding this great occasion of remembrance, there was equal pleasure that on 14th April, corresponding to 12th *Rabi-ul-awwal* 1326 A.H., on behalf of the Anjuman-i Ahmadiyya Lahore a magnificent meeting was organised by Khwaja Kamal-ud-Din, lawyer, High Court.** Capable speakers delighted the audience by telling them about the life of the Holy Prophet and his excellent and praise-worthy qualities. It is hoped that in future many people in Lahore will organise events for such a sacred remembrance.”
>
> The newspaper *Sada-i-Hind* expressed a similar opinion.
>
> *Comment by Editor Badr:* It is indeed essential that the general public should be fully informed about the life of the Holy Prophet. We cannot complain about non-Muslims when most Muslims themselves are utterly unaware of the life of their beloved master. When such ignorant people realise how much we owe to the Holy Prophet, they will themselves want to recite the *Darood* spontaneously. This is in fact the philosophy of *Darood.* But I do not consider it right to fix one particular day forever, like *Bara Wafat,* for this purpose.”

Badr, 30th April 1908, page 6, column 3

سوانح آنحضرت صلعم

لاہور سے ایک کرم دوست اطلاع دیتے ہیں کہ کل بروز منگل بارہ وفات کی تقریب پر اور اس واسطے فائدہ مخلوق خدا باشندگان لاہور بڑی دھوم دھام سے احمدیہ بلڈنگس پر یعنی بھائی [illegible] خواجہ صاحب کے مکانات میں ایک جلسہ ہوا سامان بہت عمدہ تھا اور عمدہ سامان شامیانہ وغیرہ سے آراستہ تھا۔ اشتہار بھی شہر میں خوب دیا گیا تھا حضور کی تصنیف کردہ نعت کو بھائی عبدالعزیز پسر میاں چراغدین صاحب نے اور بھائی غلام محمد صاحب نے پڑھا اور مولوی صدرالدین صاحب نے بڑے جوش سے اور خلوص نیت سے الحمد شریف کی تفسیر کی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے حالات بیان کئے اور پھر بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے بڑے عمدہ طور پر رسول اللہ صلعم کی سوانح کو لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ حاضرین میں ہندو و مسلمان ۔ یہ سب شامل تھے اور جو رئیس لوگ کہ ہو سکتے تھے سب تشریف لائے ہوئے تھے سب نے بڑے آرام سے اور بڑے غور سے ان نئے طرز و طریق پر وعظ کرنیوالے نوجوانوں کے پر اثر تقریروں کو سنا اور عش عش کرتے ہوئے واپس گئے۔

دوسرے اخباروں میں بھی اس جلسہ کا چرچا ہوا ہے اور عام طور سے اسے پسند کیا گیا چنانچہ وطن میں لکھا ہے "لاہور میں اس عظیم الشان یادگار کا معقول انتظام نہ ہونے پر جسقدر افسوس تھا۔ اتنی ہی مسرت اس بات سے ہوئی کہ ۱۴ اپریل مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ کو انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے خواجہ کمال الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ کے زیر اہتمام ایک شاندار جلسہ نمایاں موقع پر کیا گیا اور لائق اصحاب نے سیرۃ الرسول صلعم اور آپکے فضائل و محامد سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ امید ہے کہ لاہور میں آئندہ اکثر اصحاب ایسی پاک یادگار کو تازہ کرنیکا اہتمام فرمائیں گے" صدائے ہند نے بھی ایسی ہی رائے دی ہے۔

(بدر) واقعی یہ نہایت ضروری ہے کہ جناب رسالتمآب صلعم کے سوانح و حالات سے عام لوگوں کو پورے طور سے آگاہ کیا جائے غیر مسلموں کا تو کیا کہنا ہے خود مسلمانوں کا اکثر حصہ اپنے پیارے نبی کے حالات سے بالکل بیخبر ہے۔ ایسے غافلوں کو جب معلوم ہوگا کہ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کے ہم پر کیا کیا احسان ہیں تو بے اختیار درود پڑھنے کو جی چاہیگا۔ یہی درود کی فلاسفی ہے مگر اس قسم کے جلسوں کے لئے ایک خاص روز مثلاً بارہ وفات ہی ہمیشہ کیلئے مقرر کرنا میرے نزدیک ٹھیک نہیں۔

Proof that Ahmadis were the first in India to hold this function

On the next pages we show the entry on *Bara Wafat* from the Urdu book *Islami Encyclopaedia* compiled by the famous Muslim pioneer newspaper journalist Maulvi Mehboob Alam and published in 1933.

It says that Muslims in India started celebrating the birth of the Holy Prophet in the year **1328 A.H.** The above issue of *Badr* is dated 26th *Rabi-ul-Awwal* **1326 A.H.** and says that the Ahmadis of Lahore held this function on **12th _Rabi-ul-Awwal_ 1326 A.H.**

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

اسلامی انسائیکلوپیڈیا

ہر قسم کی اسلامی و دینی معلومات کا مخزن

(مکمّل ۲ جلدیں)

مُرتّبہ :

مولوی محبُوب عالم

الفیصل

ناشران و تاجران کتب

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور

بارہ وفات

بارہ سے مراد ربیع الاول کی بارھویں تاریخ اور وفات سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہے۔ آنحضرت کی صحیح تاریخ وفات کے متعلق اختلاف ہے۔ عام مشہور بارہویں تاریخ ربیع الاول ہے یہ دن تمام اسلامی ممالک میں قابل عزت شمار ہوتا ہے مدارس اور محکمہ جات میں تعطیل کیجاتی ہے۔ مسجدوں میں اور بعض گھروں میں میلاد شریف کی مجلسیں منعقد کیجاتی ہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارک سنا کر لوگوں کو حُب نبی کا سبق پڑھایا جاتا ہے اور پُر درد اور موثر نعتوں سے اس محبت میں جوش پیدا کیا جاتا ہے۔ مگر وہابی لوگ اس قسم کی کارروائیوں کو خلاف سنت اور بدعت بتاتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی تاریخ بھی ۱۲ ربیع الاول ہے۔ گویا مسلمانوں کا تہوار ۱۲ ربیع الاول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور وفات دونو واقعات کی یادگار ہے مگر مسلمانان ہند وغیرہ نے وفات کی حیثیت کو غالب رکھکر اسکا نام بارہ وفات رکھ لیا ہے۔ سنہ ۱۳۲۰ھ میں ملک شام و عرب میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس دن کو "عید المولود النبوی الانور" کے نام سے تمام اسلامی تہواروں سے زیادہ شاندار تہوار بنایا جائے۔

اس تحریک کی گونج ہندوستان اور دیگر ممالک اسلام میں بھی پہنچی۔ اور مسلمانان ہند نے ۱۳۲۸ھ میں مختلف شہروں میں اس روز عید منائی۔ نو تعلیم یافتہ حضرات اور قدامت پسند بزرگوں نے متفقہ جلسے کئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس لائف پر پُر زور سپیچیں دی گئیں اور اس تہوار کا نام بارہ وفات کی بجائے عید مولود مشہور کرنے کی کوشش کی گئی۔ بعض اخبارات نے اس عید کی خوشی میں رنگین لباس پہنے اور زبردست مضامین شائع کئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی جو مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے انکے پیرو اس روز خاص جلسہ کیا کرتے ہیں جس سے انکا مدعا اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ آج کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ہے مگر نبوت نے وفات نہیں پائی۔ نبی ہمیشہ آتے رہینگے۔ چنانچہ ایک نبی مرزا صاحب بھی آچکے ہیں۔

مرزا کی نبوت کے متعلق کہیں آئیندہ تشریح کیجائیگی بہرحال ہر سال میں ایک دفعہ اپنے پیارے نبی کی یادگار کے جلسے کرنا۔ اور آپکے صحیح واقعات نبوت کو نظم و نثر مختلف عبارات میں بیان کرنا ایک ایسا مستحسن امر ہے جس سے عقل و نقل دونو کو انکار نہیں ہے۔ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ ایک مسلم مقولہ ہے اور کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس میں اپنے پیارے نبی سے اپنی جان اپنی اولاد سے بڑھکر محبت نہ ہو۔ اور محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب کی یاد میں لگا رہے جبکہ فی زمانہ ہر ایک قوم اپنے پیشواؤں اپنے لیڈروں کی بڑی شان و شوکت اور دھوم دھام سے برسی منایا کرتے ہیں تو مسلمان اپنے سچے رسول کی سالگرہ میں اس مبارک دن میں جسدن اس نور نے دنیا میں ظہور فرمایا اور پھر اسی دن اسکا اپنے محبوب اللہ تعالٰے سے وصال ہوگیا عید میلاد منا کر اس بہترین اور مبارک ترین یادگار کو کیوں تازہ نہ کریں۔